خطبہ جمعہ

بعنوان

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

سلسلة منبر الحكمة

142

بتاریخ: 10 مئی 2019

بمطابق: ٤ رمضان ١٤٤٠ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ کے اہم نکات

❀ تقویٰ کا معنی ومفہوم
❀ تقویٰ کی اہمیت وفضیلت
❀ روزہ ایک تربیتی ورکشاپ
❀ نیت کی اصلاح
❀ تعبدی امور کی اصلاح
❀ زبان اور دیگر اعضاء کی اصلاح
❀ رویوں کی اصلاح

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [البقرۃ: 183]

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، شاید تم متقی بن جاؤ۔“

تمہید:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کا مقصد اہلِ ایمان کو متقی بنانا بیان فرمایا ہے۔ ایک مومن کے ایمان کا منتہا یہی ہونا چاہیے کہ وہ کمالِ تقویٰ سے متصف ہو جائے اور روزے کی حالت میں تو یہ اور بھی اہم اور ضروری ہو جاتا ہے کہ روزے دار اس سے قاصر نہ ہو، کیونکہ جو شخص روزہ تو رکھے لیکن اللہ سے ڈرتے ہوئے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے اجتناب نہ کرے تو اس کا روزہ فاقہ کشی کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روزے کے اس بنیادی مقصد اور تقاضے سے آگاہی حاصل کریں۔

تقویٰ کا مفہوم:

تقویٰ کا لغوی معنی ہے: بچنا اور محفوظ رہنا۔ اصطلاحی تعریف یہ ہے:

"أَنْ تَجْعَلَ بَينَكَ وَبَينَ عَذَابِ اللّٰهِ وِقَايَةً"

''تقویٰ یہ ہے کہ آپ اپنے اور اللہ کے عذاب کے درمیان بچاؤ کی ایک آڑ بنا لیں۔''

[لسان العرب: ١٥/ ٤٠٢]

ایک تعریف یوں کی گئی ہے:

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا فَهُوَ التُّقٰى.

''صغیرہ وکبیرہ تمام گناہوں کو چھوڑ دو، یہی تقویٰ ہے۔''

جامع العلوم والحکم: 1/ 402

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارا کسی کانٹے دار جھاڑیوں والی راہ سے گذر ہوا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: وہاں سے کیسے گذرتے ہو؟ اس نے کہا: اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر اور کانٹوں سے بچ کر گذرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تقویٰ بھی یہی ہے (کہ گناہوں سے بہت احتیاط کے ساتھ بچ کر رہا جائے)۔

الدر المنثور للسیوطی: 1/ 161

تقویٰ کی اہمیت وفضیلت:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيءٍ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اپنانے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ ہر چیز کا سر ہے۔''

مسند أحمد: 11774۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 555

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ))

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔''

[حسن صحیح] سنن الترمذی: 2053

تقویٰ کی اہمیت اسی سے دوچند ہو جاتی ہے کہ خود نبی کریم ﷺ بھی حصولِ تقویٰ کی دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا مانگتا ہوں۔''

صحیح مسلم: 2721

تقویٰ کی فضیلت کے متعلق سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ))

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے، پانچ نمازیں پڑھو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو (ان اعمال کے بدلے میں) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 616 ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 856 ۔ صحيح الجامع: 1091

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: ((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: ((الْفَمُ وَالْفَرْجُ))

''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کونسی سی چیز ہے جو اکثر لوگوں کو جنت میں لے کر جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق۔ پھر سوال کیا گیا کہ وہ کونسی سی چیز ہے جو اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔''

[حسن الإسناد] سنن الترمذی: 2004

اس حدیث کی شرح میں امام ابن القیم رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ لِأَنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُصْلِحُ مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُصْلِحُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، فَتَقْوَى اللّٰهِ تُوجِبُ لَهُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى مَحَبَّتِهِ.

''رسول اللہ ﷺ نے تقویٰ اور حسن اخلاق کو جمع کیا ہے، کیونکہ تقویٰ بندے اور اس کے رب کے درمیان معاملات کی اصلاح کرتا ہے جبکہ حسن اخلاق بندے اور رب کی مخلوق کے درمیان معاملات سلجھاتا ہے، چنانچہ تقویٰ اللہ کی محبت کا موجب ہے اور حسن اخلاق لوگوں کو اس بندے سے محبت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔''

الفوائد لابن القیم: 1/ 54

تقویٰ کے مختلف معانی:

تقویٰ ایک جامع وصف ہے جو کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں یہ لفظ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پانچ معنوں میں بیان ہوا ہے:

①......خوف اور خشیت۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ﴾

[الحج: 1]

''اے لوگو! اپنے رب کا خوف اور خشیت (اپنے اندر) پیدا کرو، بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔''

②......عبادت۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ﴾ [النحل: 2]

''وہ اس رُوح کو اپنے جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ملائکہ کے ذریعے نازل فرما دیتا ہے (اس ہدایت کے ساتھ کہ لوگوں کو) آگاہ کر دو کہ بلاشبہ میرے سوا کوئی بھی معبود (برحق) نہیں ہے، سو مجھ ہی سے ڈرو (یعنی صرف میری ہی عبادت کرو)۔''

③......نافرمانی کے کام چھوڑ دینا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

[البقرة: 189]

''گھروں میں ان کے دروازوں کی طرف سے ہی آؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ (یعنی نافرمانی چھوڑ دو) شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

④......توحید۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى﴾ [الحجرات: 3]

''یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ (توحید) کا امتحان لیا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑤......اخلاص۔جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾

[الحج: 32]

''یہ ہے اصل معاملہ، اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دِلوں کا تقویٰ (اخلاص) ہے۔''

نزهة الأعين النواظر لابن الجوزی، ص: 219

روزہ ایک تربیتی ورکشاپ:

اس خطبے میں ہمارا جو موضوع ہے وہ روزے کے حکم کے بعد اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والا ''تقویٰ'' ہے، جو اپنے اندر مذکورہ بالا پانچوں معانی کو ہی سموئے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [البقرة: 183]

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، شاید تم متقی بن جاؤ۔''

یہاں متقی بننے سے مراد ہے کہ تم عبادت گذار بھی بن جاؤ، تم میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت بھی پیدا ہو جائے، تم صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بھی اجتناب کرنے لگو، تم توحید کے عامل اور داعی بننے کے ساتھ ساتھ اخلاص کے پیکر بھی بن جاؤ۔

یعنی روزہ ایک ایسی تربیتی ورکشاپ ہے کہ جو بندے کے عقیدے، عبادات، اخلاق اور اعمال کی مکمل طور پر اصلاح کر دیتا ہے۔

روزے داروں کو ''تقویٰ'' سے متصف کرنے سے مراد یہی ہے کہ ان کی ہر طرح سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تربیت ہوجائے اور درج ذیل تین امور میں ان کی خوب اصلاح ہوجائے۔

نیت کی اصلاح:

اخلاص جس بھی عبادت میں مفقود ہوگا وہ قبول نہیں ہوگی۔ اللہ کی بندگی صرف ایک ہی مقصد کے لیے ہونی چاہیے کہ ہم سے ہمارا رب راضی ہوجائے۔ اگر کوئی شخص شہرت کے لیے یا لوگوں کی نظروں میں عبادت گذار بننے کے لیے روزہ رکھتا ہے تو وہ یقینی طور پر تقویٰ سے محروم ہے، جیسا کہ بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا اتَّقَى اللّٰهَ مَنْ أَحَبَّ الشُّهْرَةَ.

''جو شہرت کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔''

حلية الأولياء لأبى نعيم: 8/ 346

ایسے شخص کا روزہ قبول نہیں ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلاً أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ)).

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دیگر شریکوں کی نسبت شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، سو جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک ٹھہرایا تو میں اس سے بری ہوں، اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوگا جسے اس نے (میرا) شریک ٹھہرایا ہوگا۔''

صحيح مسلم: 2985

یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص سے اور اس کے بے خلوص عمل سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے کہ اس کے اس عمل کی میرے پاس کوئی جزا نہیں ہوگی۔ ہاں اگر وہی عمل خالص اللہ تعالیٰ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی رضا کی خاطر کیا گیا ہو تو پھر اس فضیلت کا حامل ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبولیت سے بھی نوازے گا اور بے پناہ اجر و ثواب بھی بخشے گا۔

اسی طرح سیدنا ابوسعد بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ـ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ لِلّٰهِ أَحَداً فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)).

''اللہ تعالیٰ جب اس دن کہ جس کے واقع ہونے میں کچھ شک نہیں ہے، یعنی روزِ قیامت جب اگلے پچھلے سب لوگوں کو اکٹھا کر لے گا تو ایک منادی یہ آواز لگائے گا کہ جس بھی شخص نے اپنے عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہے وہ اسی سے اپنے ثواب کا مطالبہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت داری سے بے نیاز ہے۔''

[حسن صحیح] سنن ابن ماجہ: 4203

اللہ اکبر! یہ کس قدر رُسوائی اور پشیمانی کا باعث ہو گا کہ جب روزِ قیامت ساری انسانیت کے سامنے اللہ تعالیٰ بے خلوص عمل والوں سے اظہارِ براءت فرما دے گا۔ لہٰذا اپنے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے نیک عمل میں اخلاص پیدا کیجیے اور اس سے مقصود رضائے الٰہی کے حصول کے سوا کچھ بھی نہ رکھیے۔ روزہ اسی کی تعلیم اور تربیت دیتا ہے، کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے کہ جو دیکھنے والے کو نظر نہیں آتی۔ یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو، صدقہ دے رہا ہو یا حج و عمرہ کر رہا ہو تو وہ لوگوں کو دِکھائی دے رہا ہوتا ہے لیکن کسی نے روزہ رکھا ہو تو کسی دوسرے شخص کو نظر نہیں آ سکتا۔ گویا یہ اس قدر خلوص کا عمل ہے کہ روزے دار پر ہی منحصر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے وہ اس کی حفاظت کرے، اس کو برقرار رکھے اور اس مخفی عمل کو تکلف سے نمود اور شہرت کا ذریعہ بنا کر اپنا عمل ضائع نہ کرے۔

تعبدی امور کی اصلاح:

ویسے تو عبادات کا اہتمام عام دنوں میں بھی نہایت ضروری ہے لیکن روزہ چونکہ ایک تربیتی عمل ہے، لہٰذا روزے کی حالت میں نماز چھوڑنا دو عظیم نقصانات کا باعث بن جاتا ہے: ایک تو نماز چھوڑنے کا گناہ اور دوسرا روزے کا ثواب ضائع ہونے کا خدشہ، کیونکہ جب روزے کے تقاضے اور لوازمات ہی پورے نہیں ہوں گے تو ایسے روزے کی کیا حیثیت رہ جائے گی؟ نماز کی اہمیت کو صرف اس ایک حدیث سے ہی سمجھا جا سکتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِـرَ بِـعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ أَنْ يُّضْرَبَ فِي قَبْرِهِ مِائَةَ جَلْدَةٍ، فَـلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُ وَيَدْعُو حَتّٰى صَارَتْ جَلْدَةٌ وَاحِدَةٌ، فَجُلِدَ جَـلْـدَةٌ وَاحِـدَةٌ، فَامْتَلَأَ قَبْرُهُ عَلَيهِ نَارًا، فَلَمَّا ارْتَفَعَ عَنْهُ وَأَفَاقَ، قَـالَ: عَـلٰـى مَـا جَلَدتُمُونِي؟ قَالُوا: إِنَّكَ صَلَّيتَ صَلَاـةً وَاحِـدَـةً بِـغَيـرِ طَهُـورٍ، وَمَرَرْتَ عَلٰى مَظْلُومٍ فَلَمْ تَنْصُرْهُ)).

”اللہ کے ایک بندے کے بارے میں (اللہ کی طرف سے) حکم ہوا کہ اس کو قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں۔ وہ بندہ (کوڑوں میں کمی کی) مسلسل التجائیں کرتا رہا، یہاں تک کہ صرف ایک کوڑا باقی رہ گیا۔ سو اسے جب ایک کوڑا لگایا گیا تو اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔ جب یہ سزا ختم ہوئی اور اسے افاقہ ہوا تو اس نے پوچھا: تم نے مجھے یہ کوڑا کس گناہ کی سزا میں لگایا ہے؟ فرشتوں نے کہا: تم نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑھی تھی اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیکن تم نے اس کی مدد نہیں کی۔“

[إسناده جيد] سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2774 ۔ مشكل الآثار للطحاوی: 4/ 231

ذرا غور کیجیے کہ اس بندے کو اتنی سخت سزا اس گناہ کی پاداش میں نہیں ملی کہ تم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اس وجہ سے ملی ہے کہ تم نے نماز تو پڑھی تھی لیکن بغیر وضو کے پڑھی تھی۔ تو اندازہ کیجیے کہ جو شخص نماز ہی نہیں پڑھتا؛ اس کی کیا سزا ہوگی؟!

نماز کی اہمیت کو اس حدیث سے بھی سمجھیں، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)).

”اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان کی ادائیگی کے وقت اچھی طرح وضو کرے، ان کے مقررہ اوقات پر نماز پڑھے اور رکوع وخشوع مکمل کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بخش دے گا، اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر اللہ چاہے گا تو اسے بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔“

[صحيح] سنن أبي داود: 425 ۔ سنن ابن ماجه: 1401

یعنی یہاں بھی نماز پڑھنے والے کے متعلق ہی فرمایا جا رہا ہے کہ اگر وہ اچھی طرح وضو کر کے نہیں پڑھے گا، مقررہ اوقات کا خیال نہیں رکھے گا اور رکوع وخشوع کامل طور پر ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں ہے، بلکہ وہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا اور چاہے گا تو عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ذرا سوچئے کہ جو شخص سرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو؛ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ ہوسکتا ہے؟!

روزہ اسی تربیت کا نام ہے، یہ روزے دار کو اسی تقویٰ سے ہمکنار کرتا ہے جو اس کو عبادتِ الٰہی کا پابند بنا دیتا ہے، اس کی بندگی کا خوگر بنا دیتا ہے اور جمیع ترتعبدی امور میں ذرا سی بھی کوتاہی نہیں کرنے دیتا۔

جہاں نماز نہ پڑھنے پر شدید وعید ہے وہاں نماز پڑھنے والوں کے لیے فضائل، فوائد اور ثمرات کی بشارتیں بھی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلا دیجیے کہ جس پر عمل پیرا رہنے سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ الْمَكْتُوبَةَ ، وَتُؤَدِّى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ))

''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔''

اس (دیہاتی) نے کہا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس چیز پر نہ کوئی اضافہ کروں گا (یعنی صرف یہی عمل کروں گا) جب وہ دیہاتی واپس مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا))

''جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا پسند کرے، تو وہ اسے دیکھ لے۔''

صحیح البخاری1397 - صحیح مسلم: 14

سبحان اللہ! یہ رحمتِ خداوندی کا کمال ہے کہ بندوں کو ان امور پر بھی اجر و ثواب اور انعامات سے نوازا جاتا ہے جو ان کے فرائض ہیں، یعنی جو کام کرنا ان کی ذمہ داری اور ڈیوٹی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے، ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے ثمر نہیں چھوڑا، بلکہ ان کو بجا لانے پر بھی اپنے بندوں کے لیے انعامات رکھے ہیں۔

زبان اور دیگر اعضاء کی اصلاح:

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ))

''مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے (دوسرے تمام) مسلمان محفوظ ہوں۔''

صحیح البخاری: 10۔ صحیح مسلم: 40

گویا آپ ﷺ نے مسلمان ہونے کی علامت ہی یہ بیان فرما دی کہ جو شخص اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو اذیت اور نقصان نہ پہنچائے۔ یہ ہر مسلمان کی عام حالات میں ذمہ داری ہے جبکہ روزے کی حالت میں تو اس کا اور بھی زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ روزے دار کوئی بھی ایسی بات نہ منہ سے نکالے جس سے کسی کی دِل آزاری ہو یا کسی کی عزتِ نفس مجروح ہو اور اسی طرح اپنے ہاتھ سے ایسا کوئی فعل سرزد نہ کرے کہ جس سے کسی کی جان، مال یا عزت کا نقصان ہو جائے۔ لیکن جو شخص ایسا نہیں کرے گا، یعنی اس کے زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ نہیں ہوں گے تو وہ گویا اسلام کے وصفِ خاص سے عاری ہے۔

روزہ صرف پیٹ کا ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ تمام اعضائے جسمانی کا ہونا چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ))

''روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا ہی نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو فضولیات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور بے ہودگی سے اجتناب کا نام ہے۔''

[إسناده صحيح] صحيح ابن خزيمة: 1996۔ صحيح الجامع: 5376

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((رُبَّ صَـائِـمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ))

''کئی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں روزے سے صرف بھوک ہی حاصل ہوتی ہے اور کئی قیام کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں قیام سے صرف شب بیداری ہی ملتی ہے۔''

[حسن صحيح] سنن ابن ماجه: 1690۔ صحيح الجامع: 3488

یعنی وہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن روزے کے تقاضے پورے نہیں کرتے، بے ہودہ گوئی کرتے ہیں، جہالت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں، زبان اور ہاتھ کی حفاظت نہیں کرتے، تو ایسے لوگوں کو صرف بھوک ہی ملتی ہے، اجر وثواب نہیں ملتا۔ یعنی ان کا سارا دن بھوکا پیاسا رہنا بے کار ہی جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ رات کو قیام کرتے ہیں، اگر ان کا مقصد نمود ونمائش اور ریاکاری ہو تو وہ بھی اجر وثواب سے محروم رہتے ہیں اور انہیں رات کو جاگنے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَصْلَتَان مَنْ حَفِظَهُمَا سَلِمَ لَهُ صَوْمُهُ: الْغِيبَةُ وَالْكَذِبُ.

''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بندہ ان سے محفوظ رہا، اس کا روزہ سلامت رہے گا: غیبت اور جھوٹ۔''

المصنف لابن أبي شيبة: 8887

لہٰذا بہت ہی ضروری ہے کہ ہم روزے کے مقصد ''تقویٰ'' کو اپنائیں اور ہر اس برائی سے اجتناب کریں جس سے ہمارا دِن بھر بھوکا پیاسا رہنا ضائع ہوسکتا ہو۔ دِینی، اخلاقی اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معاشرتی؛ تمام برائیوں سے محفوظ رہیں تاکہ ہمارا روزہ بھی محفوظ رہے۔

بلکہ نبی کریم ﷺ نے تو بڑے شدید الفاظ میں اس اَمر کا تذکرہ کیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ))

''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے رکھے۔''

صحیح البخاری: 1903

یعنی جو شخص روزے میں اپنی اخلاقی تربیت نہیں کرتا اور تقویٰ اپناتے ہوئے گناہ اور نافرمانی کے کاموں سے احتراز نہیں کرتا تو اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہے، اللہ تعالیٰ ایسے روزے کی جانب التفات ہی نہیں فرماتا، چہ جائیکہ وہ قبولیت کا اعزاز پائے۔

رویوں کی اصلاح:

روزہ بندے کے رویّے کی بھی اصلاح کرتا ہے۔ اس کی سختی کو ختم کر کے نرمی اپنانے کی تعلیم دیتا ہے، ترش مزاجی ختم کر کے نرم مزاجی پیدا کرتا ہے، دوسروں کے ساتھ خندہ پیشانی اور کھلے چہرے سے ملنے کی ترغیب دیتا ہے، اپنے زیرِ نگیں لوگوں کے ساتھ آسانی اور نرمی کا برتاؤ کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ اللہ سے ڈرنے والا روزے دار شخص کبھی کسی دوسرے روزے دار سے سخت گفتگو نہیں کرے گا، اس سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا، اس کی بے عزتی نہیں کرے گا، اس پر کوئی بوجھ نہیں ڈالے گا، اسے کسی مشکل میں نہیں پھنسائے گا، بلکہ متقی روزے دار کا وصف تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ بڑے پیار، محبت اور نرمی سے پیش آئے، ان کے لیے آسانیاں اور سہولتیں پیدا کرے، ان کے ساتھ حتی الامکان تعاون

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور نصرت کرے، ان کا بھلا چاہے اور ان کے ساتھ خیر خواہی کرے۔ ایسے شخص کو روزے کا اجر و ثواب تو ملے گا ہی، لیکن لوگوں کے ساتھ اچھا رویہ اپنانے کی الگ جزا ملے گی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُسْلِمٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ))

”جس نے اپنے (مسلمان) بھائی سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دُور کی تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دِن کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کر دے گا، جس نے کسی مسلمان (کے عیوب) کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس (کے عیوب) پر پردہ ڈالے گا، جس نے کسی مسلمان کے لیے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا کر دے گا، اللہ تعالیٰ تب تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔“

صحیح مسلم: 2699

گویا جو روزے دار کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے گا وہ درحقیقت اپنی ہی دنیا و آخرت بہتر بنانے اور سنوارنے کا سامان کرے گا، کیونکہ اس کی مدد تو وہ خود کرتا ہے مگر بدلے میں اپنی مدد اللہ تعالیٰ سے کرواتا ہے۔ تو یہ بہت عظیم عمل ہے۔ نیز یہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ بھی ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيثُ شَاءَ تْ.

’’اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا کرتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے کر چل پڑتی تھی۔‘‘

صحیح البخاری: 6072

یعنی خدمت اور امداد کے کاموں میں نبی ﷺ کی نظر میں سب کا مقام یکساں نہیں تھا، خواہ آپ کو کوئی سردار آ کر اپنا کام کہہ دیتا یا مدینے کی کوئی لونڈی آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنا کام کرانے کے لیے نکل پڑتی، آپ ﷺ دونوں کو یکساں توجہ دیتے تھے اور دونوں کے ہی کام آتے تھے اور اس میں چنداں عار نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہچکچاتے تھے۔ ہمیں بھی نبی ﷺ کا اُسوہ اپناتے ہوئے بلاتفریق اعلیٰ وادنیٰ، ہر شخص کی مدد کرنی چاہیے اور ہر ممکن یہ کوشش کرنی چاہیے کہ جس قدر بھی استطاعت ہو اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے کام آئیں، اس کا دُکھ درد بانٹیں، اس کی پریشانی کو رفع کریں اور ہو سکے تو اس کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ کے پاس اس کی ضرورت پوری کرنے کے وسائل نہیں ہیں تو کسی ایسے مسلمان بھائی کو اس کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب دے دے سکتے ہیں کہ جو اس کی ضرورت پوری کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور اگر آپ اس سے بھی عاجز ہوں تو کم از کم اپنے ہمدردانہ کلمات کے ساتھ ہی اس کی دِل جوئی کر دیں اور اسے اس مصیبت پر اللہ تعالیٰ سے ملنے والے اجر و ثواب کی اُمید دِلائیں، تا کہ اس کی ڈھارس بندھ جائے اور اس جزا پر اس کا دِل مطمئن ہو جائے۔

تنبیہ:

یاد رکھیے کہ جو شخص اپنے روزے دار ملازموں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتا، انہیں آسانی اور سہولت فراہم نہیں کرتا، ان کے ساتھ نرم رویہ نہیں اپناتا اور ان پر رحم نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا بھی حق دار نہیں رہتا۔ جیسا کہ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ))

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہ کرتا ہو۔''

صحیح البخاری: 7376 ۔ صحیح مسلم: 2316

آپ ﷺ نے بہت مؤثر اسلوب کے ساتھ یہ بتلایا ہے کہ تم اسی صورت میں رب تعالیٰ کے رحم وکرم کے مستحق بن سکتے ہو جب تم لوگوں کے ساتھ نرمی، شفقت اور پیار ومحبت والا رویہ اپناؤ گے۔ گویا جو شخص لوگوں کے ساتھ رحم والا رویہ نہیں اپناتا وہ درحقیقت اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور خود کو رحمتِ خداوندی سے محروم کر بیٹھتا ہے۔ اسی ضمن میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، سو تم زمین والوں پر رحم کیا کرو تم پر آسمان والا رحم فرمائے گا۔''

[صحیح] سنن أبی داود: 4941 ۔ سنن الترمذی: 1924

یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے، اگر تم اچھائی کرو گے تو اچھی ہی جزا پاؤ گے، اگر تم لوگوں پر رحم کرو گے تو اللہ کے رحم کے حق دار ٹھہرو گے۔

خلاصہ :

روزے کا مقصد فقط یہ ہے کہ روزے دار میں تقویٰ پیدا ہو جائے، جو اس کے ذاتی، معاشرتی، اخلاقی اور دینی امور کی خوب اصلاح کر دے۔ جو شخص روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ معصیات ومنہیات اور اعمالِ رذیلہ سے اجتناب کرتا ہے، وہ روزے کے مقصد 'تقویٰ' کو پالیتا ہے اور جس شخص میں روزہ کوئی اخلاقی ودینی تبدیلی نہیں لاتا وہ تقویٰ سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محروم رہتا ہے۔ایسے شخص کو فکر کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ اس کے روزے ضائع نہ ہوں اور اس کا دِن بھر بھوکا پیاسا رہنا رائیگاں نہ جائے۔اس کو ہر دم اللہ ورسول کے احکام کا پابند رہنا چاہیے، کسی صورت بھی ان کے حکم سے تجاوز نہ کرے اور اپنی خواہشات کا پیروکار نہ بن بیٹھے۔

اس بارے میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

اَلتَّقِيُّ مُلْجَمٌ ، لَا يَفْعَلُ كُلَّ مَا يُرِيدُ.

”متقی شخص ایسے ہوتا ہے جیسے اس کو لگام ڈالی گئی ہو، وہ اپنے ارادے اور مرضی کا ہر کام نہیں کرتا پھرتا۔“

شرح السنة للبغوی: 14/ 341

اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کا مقصد حاصل کرنے میں کامیابی عطا فرمائے۔آمین

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com